مولانا حافظ محمد صدیق ارکانی
استاد حدیث جامعہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی

مسند تدریس سے میدانِ کارزار تک

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے فاضل اجل جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے قابل فخر شیخ الحدیث والتفسیر جہاد افغانستان کے مقتدی اور پیشوا افغان طالبان وامارت اسلامیہ افغانستان کے راہنما اور حدیث من تواضع للہ رفعه اللہ کے مصدق استاد مکرم حضرت العلام والفہام مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحبؒ گذشتہ ۱۶ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ ۳۰ اکتوبر ۲۰۱۵ بروز جمعہ اپنے مالک حقیقی سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

تدریسی خوبیاں

جن طلبہ نے حضرت ڈاکٹر صاحبؒ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا ان کو بخوبی اندازہ ہوگا کہ حضرتؒ کا اسلوب درس اور طریقہ تدریس کتنا سہل دلکش اور نرالہ تھا ذیل میں حضرتؒ کے اسلوب تدریس کی ایک جھلک پیش کی جارہی ہے۔

(۱) حضرت کی تقریر نہ مختصر ہوتی تھی اور نہ اس تطویل لاطائل بلکہ عالمانہ فاضلانہ محققانہ اور پر مغز ومعتدل ہوتی تھی خیرا لامور اوسطها

(۲) حکیم الامت مجدد ملت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ متوفی ۱۶ رجب ۱۳۶۲ھ ۲۰ جولائی ۱۹۴۳ء فرماتے ہیں کہ شیخ سعدی شیرازی متوفی ۶۹۱ ھ ۱۲۹۱ء زبردست شاعر ہونے کے باوجود شاعر کی حیثیت سے مشہور نہیں ہیں بالکل اسی طرح حضرتؒ عربی فارسی کے قابل فخر شاعر ہونے کے باوجود بحثیت شاعر معروف نہیں ہیں اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ درسی کتب میں جہاں کہیں شعر کا ایک مصرعہ یا ٹکڑا آجاتا ہے حضرتؒ تو پھر اسی وزن قافیہ پر اپنے اشعار سنا دیا کرتے تھے۔

(۳) دوران تدریس مختلف امور کی تعریف نہایت فصیح عربی میں ادا کرتے تھے اور اردو تقریر کے دوران نہایت آسان عربی اصطلاحات ومحاورات بیان کرتے تھے جس سے عربی تکلم کی راہ ہموار ہوجاتی ہے۔

(۴) حضرتؒ پشتو اردو فارسی انگریزی اور عربی پر یکساں دسترس رکھتے تھے جس زبان پر بولنا شروع کردیں ایسا لگتا ہے کہ یہ انکی مادری زبان ہے تاہم شیخی کبھی نہیں مارتے۔

(۵) علوم نقلیہ تفسیر وحدیث اور فقہ کیطرح منطق وفلسفہ اور علوم عقلیہ پر ید طولیٰ حاصل تھا حضرتؒ نے دارالعلوم کراچی میں ۱۴۰۸ھ ۱۹۸۸ء کو ہمیں سلم العلوم نامی کتاب پڑھائی اور راقم نے تقریر بھی قلمبند کی جو آج تک بنام بحرالفنون شرح سلم العلوم موجود ہے جس انداز سے حضرتؒ نے منطق کی یہ کتاب پڑھائی اور عمدہ تشریح فرمائی اسکی حلاوت ولذت اہل علم میں حاصل کرسکتے ہیں کاش یہ مسودہ طبع ہوجاتا تو حضرتؒ کی علمی صلاحیت کی ایک جھلک آجاتی۔

(۶) حضرتؒ دوران تدریس اکابرین دیوبند کے نام آداب واحترام سے لیتے اور باعتماد انداز سے اسکے حوالے دیتے۔حضرت حدیث من تواضع للّٰہ رفعہ اللّٰہ کے عین مصداق تھے حضرتؒ جب درس کے اختتام کے بعد باہر نکلتے تو ایک جم غفیر ساتھ ہوتا تھا اور اختتام راہ تک علمی مذکراہ رہتا ایسا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طلبہ کے دلوں میں انکی محبت ڈالدی۔

جہاد افغانستان میں کلیدی کردار

دسمبر ۱۹۷۹ میں روس نے افغانستان پر حملہ کیا اور اسی دوران جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی کے ایک جوان فاضل مولانا ارشاد احمد شہید نے ۶ شوال المکرّم ۱۴۰۵ھ ۲۵ جون ۱۹۸۵ء حرکۃ الجھاد الاسلامی العالمی کے نام سے ایک جہادی تنظیم تشکیل دی جس نے جہاد افغانستان میں بنیادی اور کلیدی کردار ادا کیا حضرتؒ شروع سے آخر اس جماعت کے سرپرست رہے اور ہر ممکن تعاون کرتے رہے جسکی طویل کہانی ہے،اکتوبر ۱۹۹۴ء میں ملا محمد عمر مجاہدؒ متوفی ۲ فروری ۲۰۱۵ء نے افغانستان میں امارت اسلامیہ افغانستان کے عنوان سے خلافت راشدہ کے طرز پر خلافت کی ابتداء کی اور پانچ سال تک کامیاب اور قابل رشک حکمرانی کی حضرتؒ نے شروع سے آخر تک افغان مجاہدین اور امارت اسلامیہ کی وہ مدد کی جو تاریخ میں سنہرے حروف کیساتھ لکھے جانے کے قابل ہے۔وقتاً فوقتاً وہاں جاکر درس قرآن ودرس حدیث دینا ٹکراؤ کی شکل میں صلح کا فریضہ سرانجام دینا انکی نمائندگی وترجمانی کرنا مالی مدد کی راہ ہموار کرنا انکی آواز کو اطراف عالم تک پہنچانا اور انکی ہر ممکن سرپرستی وپشت پناہی کرنا وغیرہ اپنی خدمات جلیلہ کیوجہ سے امارت اسلامیہ افغانستان نے تین پاکستانی علماء کو افغانستان کی اعزازی نیشنلٹی عطا کی جو یہ ہیں۔

(الف) حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ تاریخ شہادت ۳۰ مئی ۲۰۰۴ء۔

(ب) حضرت مولانا شیخ الحدیث حسن جان شہیدؒ ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ ۱۶ ستمبر ستمبر ۲۰۰۷ء۔

(ج) شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ بن مولانا سید قدرت شاہ صاحب۔

اللہ تعالیٰ حضرتؒ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندہ گاہ صبر جمیل کی دولت سے نواز کر ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔